بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سلسلۃ دروسِ رمضان (05)

تلاوتِ قرآن کے فضائل اور سلف کا تعلق بالقرآن

ماہِ رمضان ماہِ قرآن ہے۔ اس مبارک مہینے میں قرآن کا نزول ہوا، اس مہینے میں رسولِ کریم ﷺ حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ساتھ قرآن کا دور کیا کرتے تھے اور اسی مہینے میں ہی مسلمانانِ عالم تراویح وغیرہ میں قرآن پڑھنے اور سننے کا خاص اہتمام کرتے ہیں۔ اس مناسبت سے بہت ضروری ہے کہ تلاوتِ قرآن کے فضائل وثمرات بھی ہمارے علم میں ہوں، تاکہ ہم مزید ذوق وشوق اور رغبت کے ساتھ پڑھ سکیں اور زیادہ سے زیادہ تلاوت کرنے کا جذبہ پیدا ہو۔

① ......سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اِقْرَءُو الْقُرْآنَ، فَإِنَّكُمْ تُؤْجَرُونَ عَلَيهِ، أَمَا إِنِّي لَا أَقُولُ: ﴿الٓمٓ﴾ حَرْفٌ، وَلٰكِنْ أَلِفٌ عَشْرٌ، وَلَامٌ عَشْرٌ، وَمِيمٌ عَشْرٌ، فَتِلْكَ ثَلَاثُونَ)).

''قرآنِ کریم پڑھا کرو، کیونکہ تمہیں اس پر اجر سے نوازا جاتا ہے۔ سنو! میں یہ نہیں کہتا کہ ''الم'' ایک حرف ہے بلکہ ''الف'' کی دس نیکیاں ہیں، ''لام'' کی الگ دس نیکیاں ہیں اور ''میم'' کی بھی دس نیکیاں ہیں، سو اس طرح یہ تیس نیکیاں بن جاتی ہیں۔''

صحيح الجامع: 1164، سلسلة الأحاديث الصحيحة: 660

② ......سیدنا ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا:

((اِقْرَءُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفِيعًا لِأَصْحَابِهِ)).

''قرآن پڑھا کرو کیونکہ روزِ قیامت اپنے پڑھنے والوں کا سفارشی بن کر آئے گا۔''

صحيح مسلم: 804

③ ......سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((يَجِيءُ الْقُرْآنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُ: يَا رَبِّ حَلِّهِ، فَيُلْبَسُ تَاجَ الْكَرَامَةِ، ثُمَّ يَقُولُ: يَا رَبِّ زِدْهُ، فَيُلْبَسُ حُلَّةَ الْكَرَامَةِ، ثُمَّ يَقُولُ: يَا رَبِّ ارْضَ عَنْهُ، فَيَرْضٰى عَنْهُ)).

''روزِ قیامت قرآن آئے گا اور کہے گا: اے میرے رب! اسے (یعنی قرآن پڑھنے والے کو) پوشاک پہنائیے، تو اسے عزت وکرامت کا تاج پہنایا جائے گا، پھر قرآن کہے گا: اے میرے رب! اسے مزید عطا فرمائیے، تو اسے عزت وکرامت کی پوشاک پہنائی جائے گی، قرآن پھر کہے گا: اے میرے رب! اس سے

راضی ہوجایئے، تو اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہوجائے گا۔''

سنن الترمذی: 2915

④ ......سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ: اقْرَأْ وَارْتَقِ وَرَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِي الدُّنيَا ، فَإِنَّ مَنْزِلَكَ عِنْدَ آخِرِ آيَةٍ تَقْرَؤُهَا)).

''صاحبِ قرآن سے (روزِ قیامت) کہا جائے گا: قرآن پڑھتا جا اور (جنت کے درجات پر) چڑھتا جا، اور خوب ٹھہر ٹھہر کے پڑھ جس طرح تُو دنیا میں ٹھہر ٹھہر کے پڑھتا تھا، اور یقیناً تیری منزل وہی ہوگی جہاں تُو آخری آیت ختم کرے گا۔'' (سنن أبي داود: 1464)

⑤ ......سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَلَّذِيْ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَتَتَعْتَعُ فِيْهِ وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ لَهٗ أَجْرَانِ)).

''جو شخص اٹک اٹک کر قرآن پڑھتا ہے اور اُسے مشقّت اٹھانا پڑتی ہے تو اس کے لیے دوہرا اجر ہے۔''

صحیح مسلم: 798

مختلف سورتوں کے فضائل:

❀ ......سورۃ الفاتحہ سارے قرآن میں سب سے زیادہ فضیلت والی سورت ہے۔[سلسلة الأحاديث الصحيحة: 1499]

❀ ...... اپنے گھروں میں سورۃ البقرۃ پڑھا کرو، کیونکہ بلاشبہ اس گھر میں شیطان داخل نہیں ہوتا جس میں سورۃ البقرۃ پڑھی جاتی ہو۔[صحيح الجامع: 1170]

❀ ...... جو شخص ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھتا ہے، اسے جنت میں جانے سے سوائے موت کے اور کوئی چیز نہیں روک سکتی۔[السنن الكبرى للنسائي: 9928]

❀ ......جس نے سورۃ الکہف کی پہلی دس آیات حفظ کر لیں؛ اسے دجّال کے فتنے سے بچا لیا جائے گا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ سورۃ الکہف کی آخری آیات۔[صحيح مسلم: 809]

❀ ...... جو شخص جمعے کے دِن سورۃ الکہف کی تلاوت کرتا ہے، اسے دونوں جمعوں کے درمیانی عرصے میں نور سے روشن کر دیا جاتا ہے۔[صحيح الجامع: 6470]

❀ ......سورۃ الملک عذابِ قبر سے بچانے والی ہے۔[سلسلة الأحاديث الصحيحة: 1140]

❀ ......تیس آیات والی قرآن کی ایک سورت ہے جو اپنے پڑھنے والے کے حق میں تب تک جھگڑتی رہے گی جب تک کہ

اسے جنت میں داخل نہیں کر دیتی، اور وہ سورۃ الملک ہے۔[صحيح الجامع: 3644]

❀ ......سورۃ الاخلاص ایک تہائی قرآن کے برابر ہے اور سورۃ الکافرون ایک چوتھائی قرآن کے برابر ہے۔[مسلم: 811]

یعنی سورۃ اخلاص کو تین مرتبہ پڑھنے سے اور سورۃ الکافرون کو چار بار پڑھنے سے مکمل قرآن کی قرات کا ثواب ملتا ہے۔

❀ ......جس نے دس مرتبہ مکمل سورۃ اخلاص پڑھی؛ اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں محل بنا دیتا ہے۔[مسند أحمد: 15610]

سلف وصالحین کا تعلق بالقرآن:

سلف وصالحین ماہِ رمضان میں سب مصروفیات چھوڑ کر، حتیٰ کہ درسِ حدیث بھی، صرف قرآن ہی سے تعلق جوڑ لیتے تھے۔ بعض تو دو دو اور ایک ایک دن میں ہی قرآن مکمل کر لیا کرتے تھے۔ جیسا کہ امام شافعی رحمہ اللہ کے بارے میں منقول ہے کہ وہ صرف ماہِ رمضان میں ساٹھ مرتبہ قرآن مکمل کیا کرتے تھے۔ اسی طرح قتادہ رحمہ اللہ آخری عشرے میں روزانہ ایک مرتبہ قرآن مکمل کرتے اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ ایک رات میں ایک قرآن مکمل کر لیتے تھے۔

ابن وھب بیان کرتے ہیں کہ امام مالک رحمہ اللہ سے پوچھا گیا: اگر کوئی شخص محصور ہو تو کیا وہ ایک رات میں قرآن مکمل پڑھ سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: اس سے بہتر بات اور کیا ہوسکتی ہے؟ (کیونکہ قید میں اور تو کوئی مصروفیت ہی نہیں ہوتی) بلاشبہ قرآن تمام بھلائیوں کا سرچشمہ ہے۔

اور امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مجھے ایک ایسے شخص نے بتلایا جو ماہِ رمضان میں عمر بن حسین رحمہ اللہ کے ساتھ نماز پڑھا کرتا تھا، کہ میں انہیں ہر رات قرآن شروع کرتے سنا کرتا تھا۔

(شعب الإيمان للبيهقي: 5/ 147)

سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ، سیدنا تمیم الداری رضی اللہ عنہ اور سعید بن جبیر رحمہ اللہ کا شماران اصحابِ سعادت میں ہوتا ہے جو ایک ہی دن میں مکمل قرآن پڑھ لیا کرتے تھے۔ جبکہ ایک دن اور ایک رات میں مکمل قرآن پڑھنے والوں میں امام شافعی رحمہ اللہ، امام مجاہد رحمہ اللہ اور دیگر کئی ائمہ کرام کا نام آتا ہے۔

جو اصحاب ایک سے زائد ہفتوں میں قرآن مکمل کیا کرتے تھے ان کی تعداد تو شمار سے باہر ہے۔ ان میں سے چند جلیل القدر اصحاب یہ ہیں: صحابہ کرام میں سے سیدنا عبداللہ بن مسعود، سیدنا زید بن ثابت اور سیدنا اُبی بن کعب رضی اللہ عنہم اور تابعین عظام میں سے عبدالرحمان بن زید، علقمہ اور ابراہیم رحمہم اللہ۔

تین دن سے کم مدت میں قرآن کریم مکمل کرنے کے مسئلے میں مختار اور محتاط موٴقف یہی ہے کہ اس کا حکم مختلف اشخاص کے اعتبار سے مختلف ہے۔ جس شخص نے خوب غور وخوض کر کے اور قرآن کے لطائف ومعارف کو جان کر پڑھنا ہو تو اسے اتنی مُدت میں ہی مکمل کرنا چاہیے جتنی مدت میں اس کو اس کا مقصد کامل طور پر حاصل ہو سکے۔

اسی طرح جس شخص کی تعلیم وتعلّم کی، یا مسلمانوں کے معاملات نمٹانے کی، یا اس کے علاوہ کوئی دینی، شرعی یا معقول مشغولیت ہو تو اسے بھی تلاوتِ قرآن کو اتنا ہی وقت دینا چاہیے جس سے اس کی ذِمہ داری پر کوئی حرج واقع نہ ہوتا ہو اور اس کے فرائض کی ادائیگی میں کوئی خلل نہ آتا ہو۔

البتہ جس کا شمار مذکورہ اقسام کے اشخاص میں نہ ہوتا ہو اسے چاہیے کہ جس قدر ممکن ہو سکے تلاوتِ قرآن کو اتنا ہی زیادہ وقت دے، البتہ تھکاوٹ اور اُکتاہٹ کی کیفیت پیدا نہ ہونے پائے اور نہ ہی اس طرح تیزی سے قرآن کو پڑھے کہ اس کے الفاظ وکلمات کی ہی سمجھ نہ آئے۔

(التبیان فی حملة القرآن، ص: 11، 12)

ہمیں بھی سلف وصالحین کے ان مبارک معمولات سے حظ اٹھاتے ہوئے اپنا معمول ایسا ہی بنا لینا چاہیے کہ اپنی دیگر تمام غیر ضروری تر مصروفیات ومشغولیات کو ترک کر دیں اور قرآنِ کریم کو زیادہ سے زیادہ وقت دیں۔ اس کو پڑھیں، سمجھیں اور اس پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کریں۔

إعداد: حافظ فیض اللہ ناصر إشراف: حافظ شفیق الرحمٰن زاہد حفظہ اللہ

الحكمة انٹرنیشنل

...... لاہور ......